قرض واپس کرنے کے گواہ نہ ہوں تو اختلاف کس طرح ختم کریں؟

ریفرینس نمبر:IEC-0121 تاریخ:05-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ زید نے مجھے رقم قرض دی پھر کچھ عرصے بعد میں نے وہ رقم زید کو واپس کردی، لیکن زید کا کہنا ہے کہ مجھے میری رقم واپس نہیں کی، گواہ ہم دونوں کے پاس نہیں ہیں۔ایسی صورت میں شریعت مطہرہ ہماری کیا رہنمائی فرماتی ہے؟سائل: قاری بلال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ آپ رقم کی ادائیگی پر گواہ پیش کریں، اگر آپ نے گواہ پیش کردیئے تو آپ قرض کی ادائیگی سے بری ہوں گے۔ گواہ نہ ہونے کی صورت میں زید سے یہ قسم لی جائے گی کہ اس نے رقم وصول نہیں کی، اگر زید قسم کھالیتا ہے تو آپ پر لازم ہوگا کہ زید کو قرض کی ادائیگی کریں۔اور اگر قسم کھانے سے انکار کرتا ہے تو اب آپ پر ادائیگی کرنا شرعاً لازم نہ ہوگا۔

دررالحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:"إذا ادعى أحد كذا درهما من جهة القرض ودفع المدعى عليه الدعوى قائلا: إنني أديت لك ذلك فيسأل حينئذ المدعي هل إن المدعى عليه أدى لك المبلغ المذكور. والمدعي إما أن يقر بالاستيفاء أو ينكر فإذا أنكر وأثبت المدعى عليه أداءه ذلك المبلغ يحكم القاضي بمنع المدعي من دعواه وإذا عجز عن إقامة البينة فللمدعى عليه أن يحلف المدعي على عدم قبضه المبلغ المذكور من المدعى عليه۔۔۔ وإذا نكل المدعي عن حلف اليمين يثبت دفع المدعى عليه۔"یعنی ایک شخص نے دعوی کیا کہ فلاں کے ذمے میرے کچھ دراہم قرض ہیں، مدعی علیہ (مقروض) نے یہ کہتے ہوئے اس بات کا

رد کیا کہ میں تو تمہیں تمہارا قرض ادا کر چکا ہوں، اب مدعی سے پوچھا جائے گا کہ مدعی علیہ (مقروض) نے تمہیں قرض ادا کر دیا ہے یا نہیں، مدعی یا تو وصولیِ قرض کا اقرار کرے گا یا انکار، انکار کی صورت میں اگر مدعی علیہ (مقروض) نے گواہوں سے اپنا قرض ادا کرنا ثابت کر دیا تو قاضی مدعی کا دعوی خارج کر دے گا۔ اگر مدعی علیہ یعنی مقروض گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ مدعی یعنی قرض دینے والے سے اس بات پر حلف اٹھوائے کہ اس نے مدعی علیہ یعنی مقروض سے قرض کی رقم وصول نہیں کی۔۔۔ اگر مدعی قسم کھانے سے انکار کر دے تو مقروض کا قرض کی رقم واپس دینا ثابت ہو جائے گا۔

(درر الحکام فی شرح مجلة الاحکام، جلد4، صفحہ196، دار الکتب العلمیة)

عالمگیری میں ہے: "لو ادعی المدیون أنه بعث كذا من الدراهم إليه۔۔۔صحت الدعوی ويحلف" یعنی مدیون دعوی کرتا ہے کہ میں نے اتنے روپے تمہارے پاس بھیج دیے تھے۔۔۔ یہ بات مسموع ہو گی اور دائن پر حلف دیا جائیگا۔

(الفتاوی الھندیة، جلد4، صفحہ5، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "دائن نے دین کا دعویٰ کیا مدیون کہتا ہے کہ میں نے اتنے روپے تمہارے پاس بھیج دیے تھے یا فلاں شخص نے بغیر میرے کہنے کے دین ادا کر دیا مدیون کی یہ بات مسموع ہو گی اور دائن پر حلف دیا جائیگا۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ1024، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

20 جمادی الاولی 1445ھ/5 دسمبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com